بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے وائے بہارے اگر این است بہارے

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پاکستان، اسلام کے نام پر بننے والا وہ واحد ملک ہے جو گذشتہ صدی خالص نظریاتی بنیادوں پر قائم ہوا۔ یہ برصغیر کے مخلص اور دردمند مسلمانوں کی آرزو تھی کہ اس خطے میں ایک ایسی ریاست اور مملکت وجود میں آئے جہاں اسلام کا عملی نفاذ ہو اور مسلمان پوری آزادی کے ساتھ اپنے دین، اپنے مذہب، اپنی روایات اور اپنی تہذیب وتمدن کے مطابق زندگی گزار سکیں، اس گئے زمانے کے دیکھنے والے اب بھی ہیں جب ''پاکستان کا مطلب کیا لا إلـــہ إلا اللہ'' کے فلک شگاف نعروں سے فضائیں گونجتی تھیں اور مخلص مسلمانوں کو مستقبل کے افق پر ایک ایسے ملک کا ماہتاب نظر آنے لگتا جس کا دستور اور قانون اور جس کا نظام، اسلام کے اصولوں سے منور ہو...... مسلمانانِ برصغیر نے اس کے لئے قربانیاں دیں، طویل جدوجہد کی اور بالآخر ایک ایسے خطے کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جہاں انہیں ان کی مرضی کے مطابق، ایک اسلامی فلاحی ریاست کی تشکیل کا موقع مل سکے۔

آج پاکستان کو بنے، ساٹھ سال ہونے کو ہیں، علماء اور مخلص مسلمانوں نے اس ملک کے نظام، اس کے دستور اور آئین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی بڑی کوششیں کیں، لیکن بے دین بیوروکریسی اور سیکولر حکمران ہمیشہ، ان کوششوں کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کرتے رہے، ''اسلامی نظریاتی کونسل'' کا ادارہ بنایا گیا اور اس کے اندر ایک زمانے میں ملک کے نامور علماء، دانشوروں اور ماہرین نے ایک اسلامی مملکت کو اسلامی اصولوں کے مطابق جدید خطوط پر چلانے کے لئے ''سفارشات'' مرتب کیں، لیکن یہ ''سفارشات'' اب تک فائلوں کی زینت ہیں اور دستور وآئین کا حصہ نہیں بن سکیں۔

صدر ضیاء کے دور میں اسلامائزیشن کی طرف تھوڑی بہت پیش رفت ہوئی، ''حدود آرڈیننس'' اسی دور میں قانون کا حصہ بنا تھا اور ملک کے ممتاز علماء نے اسے مرتب کیا تھا، لیکن اب سیکولر طبقہ ملک کو مکمل سیکولرزم کی طرف لے جانے کے لئے کوشاں ہے اور ''اصلاحات'' کے نام پر پاکستان کے نظام، قانون اور نصابِ تعلیم سے اسلام اور اسلامیات کو ایک ایک کر کے باہر نکال رہا ہے۔

صدر پرویز مشرف صاحب کا نام نہاد ''تحفظ حقوق نسواں بل''، صدر کے دستخط کے بعد ایکٹ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اس میں جو ترمیم اور تبدیلی کی گئی، دین اسلام سے ادنیٰ تعلق رکھنے والا شخص بھی، اس حقیقت سے واقف ہے کہ یہ قرآن وسنت کے بالکل منافی اور متصادم ہے اور ہر مکتب فکر کے غیر جانب دار موقر علماء نے اپنے بیانات، مضامین اور مقالات میں، اس ایکٹ کے قرآن وسنت کے منافی پہلوؤں کی نشاندہی کی لیکن صدر اور اس کے حامیوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور نہ صرف یہ کہ انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے علماء اور عوام کے احتجاج کا کسی قسم کا اثر لئے بغیر، قرآن وسنت سے صریح متصادم بل کو قانون کا حصہ بنا دیا، بلکہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ صدر صاحب نے یہ غیر ذمہ دارانہ اور غیر مہذب بیان بھی داغ دیا کہ..... ''اس بل کے مخالفین، منافق ہیں''..... اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے اور اس کی درگاہ میں دیر ہے، اندھیر نہیں، قرآن وسنت کے منافی، قانون سازی، نہ صرف دستور اور آئین پاکستان سے بغاوت ہے بلکہ یہ ان لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کی توہین بھی ہے جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان، اپنی آبرو اور اپنی زندگی کی تمام جدوجہد ایک ایسے ملک کے قیام کی راہ میں صرف کر دی تھی جہاں ان کے نزدیک صرف قرآن وسنت کی حکمرانی ہوگی اور جہاں محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ اسلام کا نفاذ ہوگا، نہ کہ صدر پرویز مشرف صاحب کی نام نہاد روشن خیالی کا۔

قرآن وسنت کی حکمرانی تو دور کی بات ہے، آج کا دل خراش منظر تو یہ ہے کہ اس نظریاتی اسلامی ملک کے وزیر تعلیم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن کریم کے پارے تیس ہیں یا چالیس، ان کی یہ شرمناک گفتگو میڈیا پر آچکی ہے کہ ''ان کی تعلیمی اصلاحات میں اب اسکول کے طلبہ اور طالبات قرآن کریم کے ''چالیس'' سپاروں کی تعلیم اسکول ہی میں حاصل کریں گے'' وہ دوبارہ فرما رہے تھے..... ''ہم تعلیمی اصلاحات کے ذریعے تعلیمی اداروں میں تبدیلی لا رہے ہیں اور ہماری کی گئی اصلاحات کے نتیجے میں اب تیسری سے آٹھویں جماعت تک کے بچے قرآن کریم کے ''چالیس'' سپارے اسکول میں ہی پڑھیں گے اور انہیں قرآن پاک سیکھنے کے لئے مدرسہ نہیں جانا پڑے گا''۔

جس پروگرام میں وزیر موصوف یہ گفتگو فرما رہے تھے، اخباری بیان کے مطابق، اس کی میزبان نے

حیرت کے عالم میں، اُس سے دوبارہ پوچھا کہ بچے کتنے پارے اسکول میں پڑھیں گے؟ ہمارے تعلیم کے وزیر نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا "چالیس پارے" اور جب ان سے کہا گیا کہ قرآن کریم کے سپارے تو تیس ہیں تو بغیر کسی شرمندگی کے انہوں نے "آئی ایم سوری" کہہ کر اپنی اصلاحات کی تفصیل جاری رکھی، یہ ہیں وہ اصلاحات جو صدر صاحب اور ان کی اسلام دوست ٹیم مملکت خداداد پاکستان کے مختلف شعبوں میں کرنا چاہتی ہے......

جس ملک کا صدر قرآن وسنت کے منافی قانون سازی مکمل شرح قلب کے ساتھ کرنے کے بعد علماء، مشائخ اور مخلص مسلمانوں کو منافق قرار دے رہا ہو، جو اپنے لادین نظریات کو "روشن خیال اسلام" کا جامہ پہنا رہا ہو اور جس کا وزیر تعلیم قرآن کریم کے سپاروں کی تعداد کا علم نہ رکھتا ہو، اس کی ماضی کی قربانیوں اور حال کے نقشے کو دیکھ کر بے اختیار دل سے آہ نکلتی ہے:

بلبل ہمہ تن خوں شد وگل شد ہمہ تن چاک
اے وائے بہارے، اگر این است بہارے

☆......☆......☆

انسانیت سکون کی تلاش میں

آج جس ماحول میں ہم زندگی گزار رہے ہیں یہاں چین، سکون اور اطمینان قلب کے الفاظ زبانوں پر اور کتابوں میں ضرور موجود ہیں لیکن انسانی زندگی میں (الا ماشاء اللہ) ان کی حقیقت ناپید ہوگئی ہے۔ انفرادی یا اجتماعی زندگی کے کسی گوشے کو دیکھ لیا جائے، بے چینی اور بے اطمینانی اس قدر ہے کہ لوگ اس کو دور کرنے کے لئے نشہ آور چیزوں کی طرف دیوانہ وار بڑھ رہے ہیں۔ کہیں وہ مایوس ہوکر خودکشی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہی بے چینی اور بے سکونی لوگوں کو ظلم و بربریت، دہشت گردی، لوٹ مار اور آزادنہ جنسی اختلاط کا عادی بنا رہی ہے اور اس میں خوف ناک اضافہ ہو رہا ہے۔ چین وسکون کا فقدان ہی تو ہے جو خواب آور گولیوں کا سہارا لینا پڑ رہا ہے اور نئی نئی نفسیاتی، اعصابی، دماغی اور قلبی پریشانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جس قدر مادی ترقی ہو رہی ہے اس کے مطابق امن وسکون کے لئے خطرات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ آج دنیا اس موڑ پر کھڑی ہے کہ اگر ترقی یافتہ ممالک میں سے کسی ایک کی طرف سے ذرا سی غلطی سرزد ہو جائے تو یہ دنیا ذرا دیر میں پھونس کی طرح جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔ (فرمودات شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب زیدہ مجدھم)